www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

[redacted]

تالیف: ڈاکٹر عمر الخولی

ترجمہ: عبدالحلیم محمد بلال

شرعی وصیت

مسلمان کی ہر وقت یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری سے خالی نہ ہو، اور پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعداری میں گزرے، جس چیز کا حکم دیا جائے اس کو عملی جامہ پہنائے اور جس سے روکا جائے فوراً رک جائے، یہی وجہ ہے کہ حدیث میں مسلمان کی مثال نکیل والے اونٹ سے دی گئی ہے کہ اگر اسے کھڑا کیا جائے تو کھڑا ہو جائے اگر بٹھا دیا جائے تو بیٹھ جائے، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾ [1] کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرو اسی طرح "مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا" [2] ترجمہ: پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُ کَالْجَمَلِ الْانفِ حَیْثُمَا قِیْدَ انْقَادَ" [3] یعنی مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے جہاں بھی کھینچا جائے تابعداری کرے۔

دانش مند انسان وہی ہے جو برائیوں سے دور رہے اور اعمالِ صالحہ میں مسابقت کرے عارضی و دنیاوی زندگی پر ہمیشہ رہنے والی اُخروی زندگی کو ترجیح دے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت" [4] کہ دانا وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا) مطیع بنالے اور مابعد الموت کے لئے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تیاری کرے۔

ایک مسلمان کے لئے آخرت کے دن اور عقیدۂ جزاوسزا کی بڑی اہمیت ہے۔ مسلمان تمام اعمال کو اس زاویے سے دیکھتا ہے کہ اس کے نتیجے میں اسے روزِ جزاء کیا حاصل ہوگا۔ اس ضمن میں حیاۃ بعد الممات کا یقین رکھنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ موت کے بعد انسان کا رشتہ دنیا سے منقطع ہو جاتا ہے گویا کہ اس کی جزاوسزا کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے اس کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے مرنے والے پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اسلام ہمیں اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔

قارئین کرام! عصرِ حاضر میں مسلمان لمبی اُمیدوں اور خواہشات کے حصول کی دوڑ میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ نیک اعمال سے دور اور آخرت کو بھولے ہوئے ہے اور یہی چیز بُرے انجام کا سبب بنتی ہے، جبکہ مقصود یہ ہے کہ مسلمان دنیاوی آرزوں اور شہواتِ نفسانیہ سے لاپرواہ ہو کر اپنی آخرت کو سنوارنے پر توجہ دے۔

وصیت ان جملہ مسائل میں سے ایک ہے جن میں دین دار لوگ بھی تساہل برتتے ہیں حالانکہ وصیت ایسا مسئلہ ہے جس کا مشروع ہونا کتاب وسنت اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ ﴾ [5] "تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہے تو وصیت کرے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ" [6] کہ کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ وہ دو راتیں بھی بغیر وصیت لکھے گذارے۔

اسی طرح وصیت کے مشروع ہونے پر اُمت کا بھی اجماع ہے۔ [7]

علاوہ ازیں بعض حالات میں وصیت فرض ہو جاتی ہے مثلاً ایک شخص نے کسی سے قرض لیا ہے لیکن اس پر کوئی دستاویز نہیں لکھی اور نہ ہی کسی اور کو اس کی بابت علم ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں یا حج وزکوۃ فرض ہو چکے ہوں لیکن اَدا نہ کر سکا ہو تو ان حالات میں

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وصیت کرنا فرض قرار پاتا ہے۔

چونکہ موت کے وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لئے ہر مسلمان کے پاس اس کی وصیت ایک مستقل تحریر کی شکل میں موجود ہونی چاہیے تاکہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو سکے، پھر اس پر مستزاد یہ ہے کہ اچھی وصیت جس کی ایک صورت وقف بھی ہے وصیت کرنے والے کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتی ہے۔

اسی اہمیت کی بناء پر ہم ڈاکٹر عُمرالخولی کے رسالہ (الوصیۃ الشرعیہ) کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، یہ رسالہ اگرچہ انتہائی مختصر ہے مگر جامع ہے، تاہم اس میں جو نکات وضاحت طلب ہوں گے ان کی وضاحت کردی جائے گی۔ ان شاء اللہ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس قلیل محنت کو شرف قبولیت بخشے اور آخرت میں ہماری نجات کا سبب بنائے۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

"یہ وصیت نامہ بطور نمونہ پیش خدمت ہے تاکہ اس سے ہر وہ شخص مستفید ہو سکے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت سے پہلے وصیت لکھنے کی توفیق مل جائے، مقصود یہ نہیں کہ صرف اسی کا ہی انتخاب کیا جائے، بلکہ وصیت کا ہر وہ طریقہ جو کتاب و سنت کے مطابق ہو اسے اختیار کرنے میں کوئی قباحت نہیں"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں وصیت کنندہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں، اور یقیناً اللہ تعالیٰ اہلِ قبور کو اٹھائیں گے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

میں اپنے اہل و عیال کو جنہیں میں چھوڑے جارہا ہوں، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے مابین اِصلاح کرنے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور (جان لو کہ) میں تمہیں وہی وصیت کرتا ہوں جو ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (۸)

(بیٹو) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے (لہٰذا) تم مسلمان ہو کر ہی مَرنا۔

(۱) میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، میری بیماری اور موت کے وقت صبر کرنے، اچھی بات کرنے، میرے لئے کثرت سے استغفار اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

(۲) جب میری روح اپنے خالقِ حقیقی کی طرف پرواز کرنے لگے اور تمہیں میرا یہ وصیت نامہ پڑھنے کا موقع مل جائے تو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر ہو سکے نیک لوگوں کو بلایا جائے تاکہ وہ مجھے کلمۂ شہادت کی تلقین کر سکیں۔

(۳) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اگر میں مرجاؤں تو میری آنکھیں بند کردینا اور مجھے دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کردینا۔

(۴) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے کفن و دفن اور رشتے داروں اور نیک لوگوں کو مطلع کرنے میں جلدی کی جائے تاکہ وہ میرے غسل، نماز جنازہ اور جنازے کے ساتھ چلنے اور جلد دفن کرنے میں شریکِ کار بن سکیں۔

(۵) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے غسل کا کام مُعتبر اَمانت دار، نیک آدمی کی نگرانی میں مکمل کیا جائے تاکہ اسے اگر کوئی اچھائی نظر آئے تو بتادے اور اگر کوئی عیب دیکھے تو چُھپالے، وہ میرے غسل کی ابتداء کرتے وقت میرے جسم کو تھوڑا سا دبائے تاکہ اگر اس میں کوئی گندگی ہو تو اسے نکال لے اور بعد میں میرے جسم کو صاف کرے تاہم میری شرمگاہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کو دھوتے وقت ہاتھ پر کپڑا وغیرہ باندھے، شرمگاہ کو ہاتھ نہ لگائے، پھر مجھے نماز جیسا وضوء کروائے، دائیں جانب سے شروع کرے تین مرتبہ پانی اور صابن کے ساتھ غسل کروائے اور اگر تین مرتبہ غسل کروانے سے صحیح صفائی نہ ہوسکے تو پانچ یا سات مرتبہ مجھے غسل دے[9]، غسل سے فارغ ہو کر صاف ستھرے کپڑے کے ساتھ میرے جسم کو خشک کرلے، اور میرے جسم پر کچھ خوشبو بھی لگادے۔

(٦) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے تین ایسے لفافوں میں کفن دینا جو صاف ستھرے اور جسم کے لئے ساتر ہوں، نیز میرے کفن کو دھونی دی جائے اور خوشبو لگائی جائے۔[10]

(٧) کسی فرض نماز کے بعد میری نماز جنازہ پڑھنا، اور یہ کوشش کرنا کہ میری نماز جنازہ میں شامل لوگ تین صفوں سے زائد ہوں۔

(٨) جنازے میں بلند آواز کے ساتھ ذکر اور قراءت نہ کی جائے، میرے جنازے میں نہ دھونی والی انگیٹھی لے کر چلا جائے نہ ہی عورتیں ساتھ چلیں، اور میرے دفن میں عمداً تاخیر نہ ہو۔

(٩) میں ہر اُس شخص سے بَری ہوں جو ایسا کام کرے یا بات کہے جو کتاب وسنت کے مخالف ہو، اور گریبان پھاڑنے اور رُخسار پیٹنے والے (یا والی) سے بھی میرا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(١٠) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر گہری بنانا، اور اس میں میرے منہ کو قبلہ رخ کرکے مجھے دائیں پہلو پر لٹادینا، اور میرے جسد خاکی کو قبر میں اتارنے والا یہ دعا پڑھے "بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ" اور دفن میں حاضر ہونے والے تمام لوگوں پر مستحب ہوگا کہ وہ سَر کی جانب سے میری قبر پر تین چلو مٹی ڈالیں۔

(١١) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر کو چونا گچ (پختہ) نہ کرنا، اور کسی کے لئے میری قبر پر بیٹھنا اور چلنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

(١٢) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر پر عمارت نہ بنانا، اور نہ ہی اسے (بالشت سے زیادہ) بلند کرنا، مرد اِرد گرد گھوم کر میری قبر کی زیارت نہ کریں، جبکہ عورتوں کے لئے مطلق طور پر زیارت کرنا جائز نہیں ہوگا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

(۱۳) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے دفن کرنے کے بعد کثرت سے میرے لئے دُعا اِستغفار کرنا۔

(۱۴) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تعزیت کے لئے کسی سائبان وغیرہ کا اہتمام نہ کریں اور جنازے کو خیرباد کہنے کے بعد بغیر کسی رسم و رواج کے تعزیت قبول کرلینا ہی کافی ہوگا، اور اس بات سے ڈرنا کہ میرے مرنے پر کسی گشتی اطلاع کا اہتمام کیا جائے۔

(۱۵) میری کسی رشتہ دار عورت کے لئے تین دن سے زائد مجھ پر سوگ منانا جائز نہیں ہوگا، تاہم میری بیوی چار مہینے دَس دن سوگ منائے گی، لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو اس کے سوگ کی مدت وضع حمل تک ہوگی۔

یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ سوگ زیورات، سُرمہ، خوشبو، خضاب اور ریشم کے نہ استعمال کرنے تک ہی محدود ہونا چاہیے، اس سے بڑھ کر کوئی اور کام کرنا بدعت شمار ہوگا۔

(۱۶) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تعزیت کے لئے آنے والوں کے لئے کھانا تیار نہ کرنا۔

(۱۷) میں اپنے بیٹے (یا کسی اور کو) وصیت کرتا ہوں کہ وہ درج ذیل اُمور کی پیروی کرے اور ان کو مکمل کرے۔ پھر تمام مسائل و معاملات ذکر کرے جن کو وہ مکمل نہیں کرسکا اور ڈر ہے کہ وہ ان کو مکمل کرنے سے پہلے موت کی آغوش میں چلا جائے گا۔

(۱۸) میں تمہیں مطلع کرتا ہوں کہ میں نے اپنی وہ عمارت جو فلاں جگہ میں واقع ہے.................. جو کہ بموجب شرعی اقرار نامے نمبر ------ تاریخ ---------- میری ملکیت میں داخل ہوئی تھی، غریب اور ضرورت مند لوگوں کے لئے وقف کردی ہے۔ (اس کو خیراتی وقف کہتے ہیں) یا اپنی اولاد میں سے جس کے لئے چاہے وقف کردے۔ (اسے وقف عائلی کہتے ہیں)۔

(۱۹) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ وراثت تقسیم کرنے سے پہلے اتنا مال............... سعودی ریال / پاکستانی روپے الگ کرکے سرائے (یا فقراء کے لئے وقف کردہ مکانات) اور تحفیظ القرآن کے مدارس یا کسی شخص پر صدقہ کردینا............ وصیت کردہ مال

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی مقدار کُل مال کی ایک تہائی سے زائد نہیں ہوگی ---------------- زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ اپنے ان غریب رشتہ داروں کے لئے وصیت کی جائے جو آپ کے وارث نہیں ہوسکتے

----

(۲۰) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے قرض کو جلد ادا کردینا، اس کی مالیت درج ذیل ہے ---------- سعودی ریال/ پاکستانی روپے اور فلاں شخص کو ادا کیا جائے ---------------------- پتہ ---------------------- اور میرے اور اس کے درمیان قرضے کی تحریر موجود ہے (اور اگر تحریر موجود نہ ہو تو پھر یہ لکھے: میرے اور اس کے درمیان قرض پر کوئی دستاویز نہیں ہے) (۱۱) پھر آپ اپنے تمام قرض خواہوں کا بمعہ مستقل اور عارضی پتہ جات ذکر کریں۔

----

(۲۱) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری (بطور قرض دی ہوئی) اتنی رقم حاصل کرلیں۔ (پھر آپ تمام قرض داروں کے نام اور پتے اور ان سے مطلوبہ رقم کی مقدار ذکر کریں----- اگر کسی کا قرض معاف کردیا ہو تو اس کا نام ذکر نہیں کیا جائے گا----------- اور قرض داری کی دستاویز کے ہونے یا نہ ہونے کی طرف بھی آپ اشارہ کریں گے۔

----

(۲۲) میں اپنے تمام بیٹوں (اور بیٹیوں کو اپنے بعد) نماز، روزے، زکوۃ کی حفاظت اور باہمی لڑائی سے پرہیز کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور اس بات کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اپنی بہنوں کے ساتھ شادی سے پہلے اور بعد میں اچھا سلوک کریں، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر تمہیں مطلع کرتا ہوں کہ میں نے ہر اُس شخص کو معاف کردیا ہے جس کے ذمے میرا کوئی حق ہے، اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے ذمے جس کا کوئی حق ہے وہ مجھے معاف کردے گا، اور بالخصوص میرے لئے فلاں چیز کی معافی کا مطالبہ کرنا-----------

آخر میں، میں اپنے تمام اہل و عیال کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر صبر کرنے اور اس پر راضی رہنے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی وصیت کرتا ہوں، یہ ان کے لئے میری وصیت ہے۔

﴿ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ (۱۲)

ترجمہ: جو کوئی وصیت سُننے کے بعد اس کو بدل ڈالے تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہوگا جو بدل ڈالتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ وصیت فلاں شہر میں .... فلاں تاریخ کو .... تحریر کی گئی۔

وصیت کُنندہ: ....

دستخط: ....

فلاں دِن.............. فلاں تاریخ............... کو مذکورہ وصیت نامے میں فلاں فلاں تبدیلی کی گئی ہے پھر آپ تمام وہ تبدیلیاں ذکر کریں گے جو موت سے پہلے آپ نے کی ہوں گی مثلاً کسی ایک قرض دار سے قرض واپس لے لیا ہو یا کسی قرض خواہ سے اتنی مالیت کا اور قرض لیا ہو وغیرہ........ ....

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

حوالہ جات

(۱) سورۃ المائدۃ، آیت ۹۲

(۲) سورۃ الحشر، آیت ۷

(۳) سنن ابن ماجہ مقدمہ ۶ حدیث رقم ۴۳ واللفظ لہٗ، ومسند احمد ۱۲۶/۱، یہ صحیح حدیث ہے، دیکھئے صحیح سنن ابن ماجہ ۱۵/۱، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث رقم ۹۳۷ کلاھما للالبانی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۴) المستدرک للحاکم ۵۷/۱، ۲۵۱/۴، المعجم الصغیر للطبرانی ۳۶/۲

(۵) سورۃ البقرۃ، آیت ۱۸۰

(٦) صحیح البخاری ۳۵۵/۵ مع الفتح، و صحیح مسلم ۱۲۳۹/۳، و سنن ابی داؤد مع العون ۷۱/۳ حدیث رقم ۲۸۵۴، و سنن الترمذی ابواب الوصایا حدیث رقم ۲۲۰۱، وسنن النسائی الوصایا حدیث رقم ۳۶۱۵ تا ۳۶۱۷ و سنن ابن ماجہ ۹۰۱/۲ حدیث رقم ۲۶۹۹، ومسند الامام احمد ۸۰/۲، ۵۷/۵

(۷) المغنی لابن قدامہ ۱/٦

(۸) البقرۃ، آیت ۱۳۲

(۹) مسنون طریقہ یہ ہے کہ بیری کے پتوں کو پانی میں ڈال کر اُبال لیا جائے پھر اس کے ساتھ غسل دیا جائے جیساکہ حدیث میں ہے "اغسلنھا بماء وسدر" نیز بیری کے پتوں والے پانی کے ساتھ غسل کروانے سے جسم نرم اور ملائم ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اس کی دلیل یہ حدیث ہے: "اذا اجمرتم المیت فاجمروہ ثلاثا" رواہ احمد ۳۳۱/۳، والھیثمی فی موارد الظمآن حدیث رقم ۷۵۲ والحاکم........فی المستدرک ۳۵۵/۱، والبیھقی فی السنن الکبریٰ ۴۰۵/۳، قال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذھبی...
(ترجمہ) جب تم میت کو دھونی دو تو تین مرتبہ دیا کرو۔

(۱۱) یعنی اوپر درج دو صورتوں میں سے جو بھی ہو اس کی وضاحت کرے گا۔

(۱۲) البقرۃ، آیت ۱۸۱

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ